Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یومیہ سہ روزہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۷۰ | ۷ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ ۱۳ شہادت ۱۳۶۰ ہش ۱۳ اپریل ۱۹۸۱ء | نمبر ۸۳

صدر انجمن احمدیہ کے ایک کروڑ ۲۸ لاکھ روپے سے زائد بجٹ منظور کرنیکی سفارش

میزانیہ صدر انجمن احمدیہ بابت سال ۶۱-۱۳۶۰ ہش / ۸۲-۱۹۸۱ء پر غور اور اہم سفارشات

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

(جماعت احمدیہ کی ۶۲ ویں مجلس مشاورت قسط نمبر ۴)

ربوہ ۴ اپریل۔ آج ۹ بجکر ۲۰ منٹ پر جماعت احمدیہ کی ۶۲ ویں مجلس مشاورت کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وسیع و عریض ہال (ایوان محمود) میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں شروع ہوا۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کرائی۔

تعمیل فیصلہ جات سال گزشتہ

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ اب ان فیصلوں کی تعمیل کے متعلق رپورٹ پیش کی جائے جو گزشتہ سال کی مجلس مشاورت میں کئے گئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ناظر تعلیم نے پہلے ناظر تعلیم کی حیثیت سے نظارت تعلیم سے متعلق پھر صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کی حیثیت سے نظارت بہشتی مقبرہ سے متعلق فیصلوں کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے اپنی نظارت سے متعلق فیصلوں کی تعمیل سے متعلق رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے ایک ایسی تجویز سے متعلق وضاحت پیش فرمائی جو جماعتوں میں قاضیوں کے تقرر سے متعلق کسی جماعت کی طرف سے بھجوائی گئی تھی لیکن اسے مجلس مشاورت میں پیش کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔

رپورٹ اضافہ بجٹ بدوران سال

اس کے بعد محترم میجر حمید احمد صاحب کلیم سیکرٹری مجلس مشاورت نے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں اضافہ جات بجٹ بدوران سال سے متعلق رپورٹ نیز وہ تجاویز پڑھ کر سنائیں جو مختلف جماعتوں کی طرف سے مجلس مشاورت میں پیش کرنے کے لئے موصول ہوئیں۔ مگر صدر انجمن احمدیہ نے بعض وجوہ کی بنا پر انہیں مجلس مشاورت میں پیش کرنے سے متعلق اتفاق نہیں کیا اور حضور ایدہ اللہ نے انہیں مجلس مشاورت میں پیش نہ کرنے سے متعلق صدر انجمن احمدیہ کی سفارش منظور فرمائی۔

رپورٹ کے دوران حضور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ تجویز بھیجنے والے کا پہلا فرض ہے کہ وہ ضروری معلومات اکٹھی کرے۔ وہ دوستوں سے ملے یہاں آئے مجھے لکھے۔ اور پھر مجلس مشاورت میں پیش کرنے کے لئے کوئی تجویز بھیجے۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ جو تجویز بھیجے اس پر پہلے ہی عمل ہو رہا ہو۔ اور کوئی نیا فیصلہ کرنے کی ضرورت نہ ہو۔

نیز فرمایا شوریٰ کا یہ قانون ہے کہ کوئی فرد واحد مجلس مشاورت میں پیش کرنے کے لئے کوئی تجویز نہیں بھیج سکتا بلکہ جماعت کو باہم مشورہ کر کے کوئی تجویز بھیجنی چاہیئے۔

رپورٹ سب کمیٹی میزانیہ صدر انجمن احمدیہ

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے رپورٹ سب کمیٹی میزانیہ صدر انجمن احمدیہ پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ نیز محترم چوہدری امیر مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کو ارشاد فرمایا کہ وہ اسٹیج پر تشریف لا کر حضور ایدہ اللہ کا ہاتھ بٹائیں۔ چنانچہ محترم چوہدری صاحب سٹیج پر تشریف لے آئے اور آپ کو اس اجلاس کی کارروائی کے دوران حضور ایدہ اللہ کے پہلو میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔

اس کے بعد محترم مرزا عبدالحق صاحب صدر سب کمیٹی میزانیہ صدر انجمن احمدیہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

• بروز اتوار شہادت / اپریل سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو ضعف کی تکلیف ہے

احباب کرام خاص توجہ اور خصوصی التزام کے ساتھ اپنے مولا کریم کے آستانے پر سجدہ ریز رہیں اور متضرعانہ دعاؤں اور نیم شبی تضرعات سے اپنی سجدہ گاہوں کو تر کر دیں کہ شافی مطلق خدا ہمارے محبوب ترین آقا ایدہ اللہ کو اپنے فضل خاص سے کامل اور مکمل صحت یابی عطا کرے اور دن رات کام کرتے چلے جانے کی توفیق عطا کرتا رہے آمین

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بدستور خراب چلی آ رہی ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے آمین

• خاکسار کے والد بزرگوار محترم پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب (واقف زندگی) تشویشناک طور پر علیل ہیں۔ احباب جماعت محترم والد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حبیب الرحمٰن ساجد۔ لاہور

• خاکسار کا گردہ کا اپریشن یونائیٹڈ کرسچن ہاسپٹل لاہور میں ہو رہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

قاضی رشید الدین واقف زندگی پنشنر ربوہ حال لاہور

قائدین اضلاع سے

کیا آپ حضور کا ارشاد پورا کر رہے ہیں؟

مجلس خدام الاحمدیہ کی سالانہ تربیتی کلاس کے بارے میں حضور ایدہ اللہ کا ارشاد ہے کہ

"بلا استثناء تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی اس کلاس میں لازمی ہے۔"

کیا آپ ان خوش قسمت اور باسعادت قائدین اضلاع کی فہرست میں شامل ہو رہے ہیں جو حضور کا ارشاد پورا کریں گے۔ اور حضور کی خوشنودی اور دعاؤں کے مستحق ٹھہریں

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۷ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ

۱۳ شہادت ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسانی ترقیات کا ذریعہ ـــــ توبہ

بعض نادان لوگوں کا خیال یہ ہے کہ توبہ ایک ادنیٰ درجہ کی حرکت ہے جس سے انسان کے گناہوں کا ثبوت سامنے آجاتا ہے اور اس لحاظ سے توبہ کو ایک ایسی چیز سمجھا جاتا ہے جس کو بادلِ نخواستہ قبول کیا جاتا ہے۔

اس امر میں تو کوئی شک نہیں کہ توبہ اسی وقت کی جاتی ہے جب ایک شخص گناہوں کی بھول بھلیوں میں الجھ کر غرق ہونے لگتا ہے اور معاً اس کے دل پر خدا تعالیٰ ایک نور کی کرن نازل کرتا ہے جو اس کی زندگی کے تباہ ہوتے ہوئے جہاز کو سمندر کے نیچے سے نکال کر سطح آب پر لا کر رواں دواں کر دیتی ہے۔ اسی لحاظ سے توبہ ایک نئی زندگی کی نوید ہے۔ اور اپنے گناہوں کی کثرت سے تباہی کے آخری کنارے تک پہنچنے سے پہلے بچ جانے کا ایک ذریعہ ہے۔

لیکن توبہ سے صرف اسی حد تک نتیجہ نکال لینا کافی نہیں ہے کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جو بہت ہی گناہ گار کا حصہ ہے۔ یا توبہ وہی کرتا ہے جو گردن تک گناہ کی دلدل میں پھنس گیا ہو اور نیک و پاک لوگوں کو کبھی توبہ کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی۔ اور توبہ کرنا گویا اپنی معصیت کا اشتہار دینا ہے۔

اسلام نے اپنی تعلیم کے تحت توبہ کو اس کے صرف ایک محدود معنوں میں نہیں رہنے دیا۔ بلکہ توبہ کرنے کو انسانی زندگی کا لازمہ قرار دیا ہے اور یہ لازمہ اسی طرح ہے جس طرح سے خطا کرنا انسان کی گھٹی میں پڑا ہے اور کوئی شخص کبھی بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ جب خطا کرنا، ٹھوکر کھانا اور لغزش کھانا انسان کا لازمہ ہے تو توبہ کرنا بھی اسی طرح سے اس کے لئے لازم اور یقینی ہے۔ وگرنہ کوئی بھی انسان صفحۂ ارضی پر نجات یافتہ نہ ملتا۔ اور سچ بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اتنے فرائض کا جو بوجھ انسان پر ڈالا ہے وہ اس وقت تک ادا ہی نہیں ہو سکتے جب تک اس کے ساتھ توبہ کا دروازہ ہمیشہ کھلا نہ ملے۔ یہ ایک باریک اور باریک نکتہ ہے جو اسلامی توبہ کی فلاسفی کو کھول کر رکھ دیتا ہے۔

اس زمانہ کے حکم و عدل اللہ آپ پر سلامتی اور برکات نازل کرے۔ توبہ کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"ظاہر ہے کہ انسان اپنی فطرت میں نہایت کمزور ہے اور خدا تعالیٰ کے صدہا احکام کا اس پر بوجھ ڈالا گیا ہے۔ پس اس کی فطرت میں یہ داخل ہے کہ وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے بعض احکام کے ادا کرنے سے قاصر رہ سکتا ہے اور کبھی نفس امارہ کی بعض خواہشیں اس پر غالب آجاتی ہیں۔ پس وہ اپنی کمزور فطرت کی رُو سے حق رکھتا ہے کہ کسی لغزش کے وقت اگر وہ توبہ اور استغفار کرے تو خدا کی رحمت اس کو ہلاک کرنے سے بچا لے۔ اس لئے یہ یقینی امر ہے کہ اگر خدا توبہ قبول کرنے والا نہ ہوتا تو انسان پر یہ بوجھ صدہا احکام کا ہرگز نہ ڈالا جاتا۔ اس سے بلاشبہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا توّاب اور غفور ہے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۱۸۱)

اس عبارت میں قابل غور لفظ یہ ہے کہ انسان کا یہ حق ہے کہ وہ توبہ و استغفار سے کام لے۔ اللہ تعالیٰ انسان کو اس کی کمزوریوں کی وجہ سے یہ حق عطا کرتا ہے کہ وہ اس کی جناب میں قوت و طاقت حاصل کرنے کی توفیق کے ساتھ ساتھ اپنی کمزوریوں کی تلافی کے لئے بھی درخواست کرے۔ اور جو گناہ اس سے ہو چکے ہیں اس کی معافی اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے بچے۔ ذرا چشم تصور سے غور تو کیجئے کہ اگر خدا تعالیٰ توّاب اور غفار نہ ہوتا تو انسان کا کیا حال ہوتا۔ جب ایک شخص ایک گناہ کرتا تو اس پر پشیمان ہوتا مگر اس گناہ کی معافی نہ ہو سکتی دوسرا گناہ کرتا معافی پھر بھی نہ ملتی۔ ذہنی خلجان اور پشیمانی میں اضافہ ہو جاتا۔ اسی طرح سے گناہ اس کی کمزوریاں کرواتی رہتیں اور معافی کا سوال پیدا نہ ہوتا تو کیا ہوتا ـــــ؟ یہی ہوتا کہ انسان یہی سوچتا کہ گناہ کرنے سے میرا باز رہنا مشکل ہے اور ایک دفعہ کا گناہ بخشا نہیں جا سکتا تو پھر کیوں نہ دلیری سے گناہ کروں۔ حضرت احمد فرماتے ہیں:۔

"یہ خدا کی اعلیٰ صفات میں سے ہے کہ توبہ قبول کر کے ہلاکت سے بچا لیتا ہے۔ اور اگر انسان کو توبہ قبول کرنے کی اُمید نہ ہو تو پھر وہ گناہ سے باز نہیں آئے گا۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۱۸۱)

توبہ کا ایک اور پہلو بہت ہی نرالا اور دلکش ہے۔ توبہ کا مطلب خود کو اپنے مولا کے آستانے پر حقیقتاً عاجز اور لاشئے محض سمجھ کر ڈال دینا ہے۔ اور اپنے رب سے اپنی کمزوریوں اور غفلتوں پر معافی طلب کرنا ہے۔ اور اس ذریعے سے خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا ہے۔ درحقیقت یہ عمل انسان کی تمام ترقیوں اور طاقتوں کا سرچشمہ ہے کہ انسان اپنے ہر کمال کے حصول کے لئے اسی محبوب ازلی کا در کھٹکھٹائے جو جامع کمالات ہے اور جس کے آگے کوئی کمال، کمال نہیں اور جس کے کمال کو کبھی زوال نہیں ہے۔ اس سے انسان کو یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ اس کی تشنہ اور نامکمل قوتیں طاقت پکڑتی ہیں اور ناکامیاں کامیابیوں کی طرف بڑھنے لگتی ہیں۔ اور اس طرح سے انسان پر لامتناہی ترقیات کے دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ اس پہلو سے دیکھیں تو توبہ کا مقصد انسان کو ترقیات کی ایک ایسی شاہراہ پر ڈالنا ہے جس کا دوسرا سرا انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔ پیروں اور مومنوں کے قول تلنے والا یہ خوبصورت اور جاں گداز نظریہ اس زمانے کے امام اور حکم و عدل نے سکھایا ہے اور اس پہلو سے غور کرنے پر حضرت اقدس کے علم کلام کی خوبصورتی اور گہرائی اپنے تمام حجابات دور کر کے آفتاب نصف النہار کی طرح جگمگانے اور چمکنے اور نظروں کو خیرہ کرنے لگتی ہے۔ حضرت فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ توبہ اور مغفرت سے انکار کرنا درحقیقت انسانی ترقیات کے دروازہ کو بند کرنا ہے۔ کیونکہ یہ بات تو ہر ایک کے نزدیک واضح اور بدیہات سے ہے کہ انسان کامل بالذات نہیں بلکہ تکمیل کا محتاج ہے۔ اور جیسا کہ وہ اپنی ظاہری حالت میں پیدا ہو کر آہستہ آہستہ اپنے معلومات وسیع کرتا ہے پہلے ہی عالم فاضل پیدا نہیں ہوتا۔ اسی طرح وہ پیدا ہو کر جب ہوش پکڑتا ہے تو اخلاقی حالت اس کی نہایت گری ہوئی ہوتی ہے۔ چنانچہ جب کوئی نوعمر بچوں کے حالات پر غور کرے تو صاف طور پر اس کو معلوم ہوگا کہ اکثر بچے اس بات پر حریص ہوتے ہیں کہ ادنیٰ ادنیٰ نزاع کے وقت دوسرے بچہ کو ماریں اور اکثر ان سے بات بات میں جھوٹ بولنے اور دوسرے بچوں کو گالیاں دینے کی خصلت مترشح ہوتی ہے۔ اور بعض کو چوری اور چغلخوری اور حسد اور بخل کی بھی عادت ہوتی ہے۔ اور پھر جب جوانی کی مستی جوش میں آتی ہے تو نفس امارہ ان پر سوار ہو جاتا ہے اور اکثر ایسے نالائق اور ناگفتنی کام ان سے ظہور میں آتے ہیں جو صریح فسق و فجور میں داخل ہوتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ اکثر انسانوں کے لئے اوّل مرحلہ گندی زندگی کا ہے۔ اور پھر جب سعید انسان اوائل عمر کے تند سیلاب سے باہر آجاتا ہے تو پھر وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتا ہے اور سچی توبہ کر کے ناکردنی باتوں سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اور اپنی فطرت کے جامہ کو پاک کرنے کی فکر میں لگ جاتا ہے۔ یہ امر قدرتی انسانی زندگی کے سوانح ہیں جو نوع انسانی کو طے کرنے پڑتے ہیں۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ اگر یہی بات سچ ہے کہ توبہ قبول نہیں ہوتی تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا ارادہ ہی نہیں کہ کسی کو نجات دے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۱۸۲)

ولادت

عزیزم مکرم مرزا سہیل حمید صاحب ٹیکسٹائل انجینئر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱۴ اپریل کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام رافع سہیل تجویز ہوا ہے۔ نومولود برادرم مرزا عبدالحمید خان صاحب مرحوم آف کراچی کا پوتا اور برادرم ڈاکٹر مرزا محمد احسن بیگ صاحب آف فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی عمر دراز عطا کرے اور اسے صالح۔ خادم دین اور دردِ الدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(خاکسار مرزا اسلم حیات بیگ محاسب و ناظم تشخیص جائیداد موضیاں ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظام اسلام اور اس کا حقیقی مفہوم

(مکرم محمد طفیل صاحب مرزا ایم۔اے لاہور)

لفظ اسلام کے معنی ہیں امن اور خدا تعالیٰ کی رضا کے سامنے خود کو جھکا دینا اس لفظ کی عظمت اس کے نام میں مضمر ہے۔ یہ ہمیں سچے مذہب کی منزل کی نشاندہی کرنے کے ساتھ ساتھ اس منزل کو پالینے کے صحیح طریق سے آگاہ کرتا ہے سچے اور حقیقی مذہب کی اصل منزل وہ سکون اور امن ہے جو تعلق باللہ اور تعلق بالعباد سے ہی حاصل ہو سکتا ہے ایسا سکون ہمیں اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے جب ہم انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے احکام کے سامنے سربسجود ہو جائیں اس خدائے بزرگ کی رضا کے سامنے جو سکون و امن کا منبع ہے اور جو تمام خوبیوں کا مالک ہے۔ حضرت اقدس ..... نے خدا تعالیٰ کی محبت کا کن پیارے اور جامع الفاظ میں ذکر فرمایا ہے۔

"انسان خدا کی پرستش کا دعویٰ کرتا ہے مگر کیا پرستش صرف بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام سے ہو سکتی ہے یا بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستار الٰہی کہلا سکتے ہیں بلکہ پرستش اس سے ہو سکتی ہے جس کو خدا کی محبت اس درجہ پر کھینچے کہ اس کا اپنا وجود درمیان سے اٹھ جائے۔ اوّل خدا کی ہستی پر پورا یقین ہو اور پھر خدا کے حسن و احسان پر پوری اطلاع ہو اور پھر اس سے محبت کا تعلق ایسا ہو کہ سوزش محبت ہر وقت سینہ میں موجود ہو" (حقیقۃ الوحی ۵۱-۵۲)

پس لفظ اسلام اُس حقیقی مذہب کی نشاندہی کرتا ہے جس کی تعلیم دینے کے لئے تمام انبیاء مبعوث ہوئے اور جو ہمارے عظیم الشان نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل ہوا۔ لفظ اسلام کے اندر تین مفہوم پنہاں ہیں:۔

نمبر ۱۔ اس کا تعلق اُس روحانی تجربے سے ہے جسے ہم اعتقاد کہتے ہیں اسلام عربی زبان کا لفظ ہے جس سے ہمیں خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے راستے کا شعور حاصل ہوتا ہے۔

نمبر ۲۔ اس سے ہمیں زندگی کو گزارنے کے صحیح طریق کا علم حاصل ہوتا ہے۔ سچائی کا وہ راستہ جس پر اعتقاد اور عمل کی بنیاد استوار ہوتی ہے

نمبر ۳۔ اَمن کے معنوں میں۔ اسلام ہمیں۔ اَمن، خوشی، مسرت۔ تحفظ اور خوش حالی کی نوید سناتا ہے۔ اور یہ تمام چیزیں تعلق باللہ سے ہی ممکن ہو سکتی ہیں

جب انسان کو تخلیق کائنات کے عجائبات کا احساس ہوا، اسے بڑے اور بھلے میں پہچان کا ادراک حاصل ہوا۔ جب اسے اپنے وجود کے حقیقی مقاصد اور معانی اور ایکدوسرے سے باہمی تعلق کا شعور حاصل ہوا یعنی جب انسان حقیقی معنوں میں انسان بنا، اس دن سے خدا تعالیٰ نے اپنی پہچان، اس قادر مطلق کی پہچان جس نے کائنات کی تخلیق کی اور انسان کے وجود میں آنے کے مقاصد سے متعارف کرانے۔ اسے گناہ سے بچانے اور نیکی کے راستے کی نشاندہی کرنے، انسان کو نیکی کی رفعتوں تک پہنچانے اور تعلق باللہ پیدا کرانے کے لئے انبیاء مبعوث کئے۔ جوں جوں انسان دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلتا چلا گیا۔ اور اپنے ہی پیدا کردہ حدود کی بناء پر مختلف قوموں میں بٹتا چلا گیا۔ خدا تعالیٰ نے ہر مختلف سوسائٹی اور کمیونٹی کے لئے الگ الگ انبیاء مبعوث کرنے شروع کئے۔ ان تمام انبیاء نے ایک خدا کے ایک ہی دین (یعنی دین اسلام جیسے کہ قرآن کریم میں ذکر ہے) کی تبلیغ کی۔ مذہب کی روح ہمیشہ ایک ہی رہی اگرچہ معروضی حالات، مختلف زمانوں اور مختلف قوموں کے لئے قانون اور دیگر تفاصیل میں معمولی تبدیلیاں کی گئیں۔ اُن دنوں تبلیغی پیغامات اور تعلیمات کو محفوظ رکھنے کے مناسب ذرائع نہ تھے جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ان تبلیغی پیغامات اور تعلیمات میں لوگوں کے توہمات کے مطابق ردّ و بدل ہوتا رہتا۔ جب بھی مذہب کی حقیقی روح میں ردّ و بدل واقع ہوتا خدا تعالیٰ نئے انبیاء مبعوث فرماتا۔ جس کی وجہ سے سچے مذہب کو پھر سے زندگی ملتی۔ اور غلط اعتقادات کا صفایا ہو جاتا۔

کرسچن دور کی چھٹی صدی تک خدا کا سچا دین اپنی خالص روح کو کھو چکا تھا۔ اس میں ردّ و بدل اور ملاوٹ عام ہو چکی تھی۔ حتیٰ کہ پوری دنیا میں کوئی بھی خطہ ایسا نہ تھا جس میں حقیقی اور سچے مذہب کی صحیح اور اصل شکل مل سکتی یہ دور انسانیت کی تذلیل اور پریشانی کا دور تھا۔ ہر طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ غلط اعتقادات اور توہمات کو دین سمجھ لیا گیا تھا۔ خدا کی عبادت چھوڑ کر لوگ بتوں کی پرستش میں مصروف تھے۔ خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتب میں من مرضی کی تبدیلیاں کر دی گئی تھیں۔ پوری دنیا میں جہالت اور کفر کی تاریکی کا راج تھا۔ روحانی طور پر یوں تو پوری دُنیا تاریک ہو چکی تھی۔ لیکن خطۂ ارض پر عرب تاریک ترین حصہ تھا۔ عرب جہالت، جنگ و جدل، قتل و غارت، قبیلوں کی لڑائیوں، جوا اور شراب، بت پرستی اور توہمات، ظالمانہ دستور و روایات کا گہوارہ بن چکا تھا۔ ایسے حالات پیدا ہو چکے تھے کہ خدا تعالیٰ اپنے ڈوبتے ہوئے دین کو پھر سے اصل شکل میں لاتا۔ ایسے وقت جبکہ برائیاں اپنے عروج کو پہنچ چکی تھیں۔ دنیا کی وسعت اور قوموں کی تعداد میں بھی کثیر اضافہ ہو چکا تھا۔

ان حالات میں ایک عظیم الشان نبی کی ضرورت تھی۔ جو مختلف النوع معاشرے کو ان گنت برائیوں سے پاک کرنے کے ساتھ ساتھ ایک خدا کی عبادت کرا سکتا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی قدرت ہوئی اور عظیم الشان رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے جن پر دین اسلام مکمل ہوا آپؐ مکہ میں پیدا ہوئے تاریخ پیدائش ۵۷۱ سن عیسوی ہے۔ آپؐ کی پیدائش سے چند ہفتے پیشتر آپ کے والد عبداللہ فوت ہو گئے اور آپؐ صرف چھ سال کی عمر کے تھے کہ آپؐ کی والدہ ماجدہ آمنہ کا انتقال ہوا۔ آپؐ کی پرورش اپنے دادا کے گھر ہوئی اور دادا کی وفات کے بعد آپؐ کے عظیم اور بے حد محبت کرنیوالے چچا ابوطالب نے آپکی پرورش کی ذمہ داریاں سنبھال لیں آپؐ خدا تعالیٰ کی عنایت کی ہوئی عظیم دماغی اور روحانی قوتوں کے ساتھ جوان ہوئے۔ آپؐ کا اعلیٰ اور عظیم کردار اپنے نوعمر نوجوانوں کے لئے ایک عظیم مثال تھا۔ آپؐ بچپن سے ہی غریبوں، مسکینوں، یتیموں اور بے کس انسانوں کے ہمدرد تھے۔ آپؐ کی عزت نفس، فرض شناسی اور خلوص و محبت نے ہم عصر انسانوں کو اس حد تک متاثر کیا کہ ان سب نے متفقہ طور پر آپؐ کو "امین" کا خطاب دیا۔

ایک بہت بڑے معاشرہ کی اصلاح کے لئے اور ان تک خدا کا پیغام پہنچانے کے لئے ایک ایسے عظیم انسان نبی کی ضرورت تھی۔ جو اخلاق و کردار اور انسانی محاسن کا ایک اعلیٰ نمونہ ہوتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ لوگ آپؐ کو دیکھ کر ایمان لے آتے آپؐ کی زندگی میں ہمیں جہاں ایک عظیم الشان نبی کی عبادت کا منظر نظر آتا ہے وہاں آپؐ میں ہمیں ایک عظیم انسان، ایک عظیم خاوند، ایک عظیم راہنما ایک عظیم باپ، ایک عظیم غمگسار کا حقیقی روپ دکھائی دیتا ہے۔

توحید وہ مرکز ہے جس کے گرد تمام اسلامی تعلیم حرکت کرتی ہے۔ اسلام ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔ ہر قسم کی عبادت، پرستش، بڑائی، اور خوبی اُسی کے لئے ہے جس نے دنیا بنائی۔ اس پر انسان جیسی اشرف المخلوقات ہستی کو پیدا کیا۔ چنانچہ ہر مبعوث ہونے والے ہر نبی کا پہلا پیغام یہی ہوتا۔

"خدا کی عبادت کرو اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں"

اسلام سے پہلے لوگ اجرام فلکی کی پرستش اور اسی قسم کے دوسرے قدرتی ذرائع کی عبادت کے عادی تھے لیکن قرآن نے ان کی ممانعت کرتے ہوئے حکم سنایا۔

"چاند یا سورج کی عبادت مت کرو۔ بلکہ صرف اُس خدا کی پرستش کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان خدا تعالیٰ کی کل مخلوقات میں سے اشرف اور عظیم ہے۔ خدا تعالیٰ کی تخلیق کردہ ہر چیز انسان کے تابع ہے۔ لیکن حیف ہے اسکی عقل پر کہ اس نے اپنے ہی تابع اشیاء کی پرستش شروع کر دی اور خود کو اپنے حقیقی مقام سے گرا لیا۔ اسلام نے یہ کہکر انسان کے مقام اور وقار کو بحال کیا۔

"یہ نام نہاد دیوتے جن سے
تو (انسان) ڈرتا ہے اور جن
کی پرستش کرتا ہے وہ تو خود
تیرے نوکر ہیں"

قرآن حکیم فرماتا ہے

"انسان کا مقدر یہ ہے کہ وہ
پوری کائنات کو مسخر کرے
اور دنیا میں خدا تعالیٰ کا خلیفہ
بن کر حکومت کرے"

تمام انسان ایک خدا کی مخلوق ہیں۔ وہ سب برابر ہیں اور مل جل کر ایک ہی برادری ہیں۔ ان میں نہ کوئی محمود ہے نہ ایاز نہ بندہ اور نہ بندہ نواز۔ سب انسان برابر ہیں اور ایک خدا کی مخلوق ہیں۔ قرآن پاک میں مذکور ہے کہ کل انسانیت ایک قوم ہے نسل، زبان، تمدن، ذات پات اور دولت کے فرق سب بناوٹی اور ذاتی بنائے ہوئے ہیں۔

اسلام ان فرق کی بنیاد پر کسی کی افضلیت کو اور برتری کو تسلیم نہیں کرتا ذات پات، چھوٹے بڑے کی تردید کرتے ہوئے قرآن حکیم فرماتا ہے۔

"اے انسانوں! ہم نے تمہیں
مرد اور عورت کے طور پر پیدا
کیا۔ اور تمہیں قبیلوں اور
قوموں کی شکل میں بنایا تاکہ
تم ایک دوسرے کو جان سکو
یقیناً تم میں سے عظیم وہ ہے
جو خدا تعالیٰ کے احکام کی بہترین
طریق سے بجا آوری کرتا ہے"

اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔ انہی پانچ ارکان سے مسلم اور غیر مسلم کے درمیان حدِ فاصل قائم ہوتی ہے۔

۱۔ کلمہ۔ (نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں)

۲۔ نماز ۳۔ روزہ ۴۔ زکوٰۃ ۵۔ حج

پہلا رکن۔ یعنی کلمہ ہمیں توحید کا سبق دیتا ہے اور یہی اسلامی تعلیمات کی بنیاد ہے اور تمام نیکیوں کا سرچشمہ!

دوسرا رکن۔ نماز ہے جسے دن میں پانچ مرتبہ الگ یا باجماعت ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ نماز خدا تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان ایک بہت بڑا واسطہ ہے۔ نماز انسانی روح کو پاک کرتی ہے اور انسانی ذہن کو سکون اور اطمینان بخشتی ہے۔

تیسرا رکن۔ روزہ ہے اس فرض کی ادائیگی کے لئے سال میں ایک ماہ (ماہ رمضان) مقرر کیا گیا ہے۔ ایک روزہ دار سورج طلوع ہونے سے لیکر غروب ہونے تک کھانے پینے اور اپنی منکوحہ بیوی سے تعلقات ازدواجی قائم کرنے سے قطعی پرہیز کرتا ہے۔ روزے کا حقیقی مقصد اپنی ذات پر مکمل کنٹرول حاصل کرنا اور روح کی قربانی ہے

چوتھا رکن زکوٰۃ ہے اسلام ہر مسلمان کی سالانہ بچت اور جائیداد پر ۲½ فیصد کے حساب سے لازمی ٹیکس عائد کرتا ہے۔ یہی زکوٰۃ ہے۔ جسے غرباء۔ بیواؤں یتیموں، قرض خواہوں اور تمام انسانی بھلائی پر خرچ کرنے کا حکم ہے۔ زکوٰۃ کا حکم دو حصوں پر مشتمل ہے ایک زکوٰۃ کا اکٹھا کرنا۔ دوسرا زکوٰۃ کی خدا تعالیٰ کے حکم اور فرمان کے مطابق صحیح تقسیم۔

پانچواں رکن حج ہے۔ جس کا صاحب حیثیت انسان کے لئے زندگی میں ایک دفعہ فرض ہے دنیا بھر کے مسلمان مختلف ممالک سے مختلف رنگ و نسل اور زبان کے فرق کے ساتھ مکہ میں خانہ کعبہ کے مقام پر اکٹھے ہوتے ہیں۔ جب یہ حاجی ایک ہی قسم کے لباس میں ملبوس ہو کر طواف کعبہ کرتے ہیں تو انسانوں کی برابری کا صحیح رنگ سامنے آتا ہے۔ یہاں پہنچ کر تمام انسان اپنے خدا سے وعدہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی زندگی کو اس کے بتائے ہوئے راستوں پر چلائیں گے اور اس کے راستے میں کسی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔

اسلام انسان کو مندرجہ ذیل امور کی خاص تلقین کرتا ہے۔

۱۔ عفت ۲۔ ایمانداری ۳۔ نرمی۔ مہربانی ۴۔ امن ۵۔ اظہار خیال کی آزادی ۶۔ سچائی اور انصاف ۷۔ حوصلہ اور صبر ۸۔ معاف کرنا۔ ۹۔ دوسروں سے نیکی اور بھلائی کرنا ۱۰۔ محبت اور ہمدردی وغیرہ۔

اسلام کا سیاسی نظام

اسلام ہمیں سماجی سیاسی اور اقتصادی انصاف کا درس دیتا ہے۔ اسلام کے سیاسی نظام میں پہلا اور بنیادی اصول یہ ہے کہ ملک اور ریاست پر حقیقی حکمرانی خدا کی ہے۔ اس لئے اسلامی ریاست کے اندر کوئی ایسا قانون نافذ نہیں ہو سکتا جو قرآن کی تعلیم اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات سے متصادم ہو۔ دوسرا اصول یہ ہے کہ تمام عہدے بشمول ملک کے چیف ایگزیکٹو خدا تعالیٰ کے عطا کردہ ہیں۔ تمام عہدے دار خدا تعالیٰ کی طرف سے دی گئی طاقت کے امین ہیں اور ان کا فرض ہے کہ وہ اختیارات کو خدا تعالیٰ کے احکام کے عین مطابق استعمال کریں۔ ملک کے لوگ جس طرح سربراہ مملکت کو منتخب کرنے کے حقدار ہیں اس طرح اسے ہٹانے کا حق بھی قوم کو ہے۔

تیسرا بنیادی اسلامی قانون یہ ہے کہ۔ قانون کی نظروں میں چھوٹا بڑا، امیر، غریب، مرد عورتیں سب برابر ہیں ایک اسلامی ریاست میں کوئی بھی حتیٰ کہ سربراہ مملکت بھی قانون سے بالاتر نہیں

چوتھا اصول یہ ہے کہ تمام امور شہریوں یا ان کے نمائندوں کے باہمی صلاح و مشورے سے حل کئے جائیں۔

اسلام کا معاشی نظام

تمام دولت کا مالک خدا ہے اور وہ لوگ جو اس دولت کے مالک بن بیٹھے ہیں درحقیقت صرف ٹرسٹی ہیں۔ وہ اسے خدا کی بتائی ہوئی حدود کے مطابق خرچ کرنے کے مجاز ہیں۔

اسلام میں عورت کا مقام

اسلام سے قبل عورت کو ایک غلام سے زیادہ مقام حاصل نہ تھا۔ اسلام نے عورت کو مرد کے برابر مقام دیا۔

میرا یہ مضمون اگرچہ بہت مختصر ہے لیکن اس میں ایک عمومی خاکہ ضرور ملتا ہے اور میرے اس مضمون لکھنے کی غرض و غایت بھی یہی ہے۔ کہ ایک عام معمولی پڑھا لکھا مسلمان اسلام کے بنیادی ارکان، حقوق و فرائض اور معاشرتی اور معاشی مسائل کے بارے میں جان سکے۔

وما علینا الا البلاغ

"نماز مومن کی معراج ہے"
"نماز جنت کی کنجی ہے"
"نماز بے حیائیوں سے روکتی ہے"
(حدیث نبوی ﷺ)

درخواست دعا

برادرم محترم مولوی محمد الدین صاحب مربی ضلع فیصل آباد مورخہ ۱۴/۸۱ اور ۲۴/۸۱ کی درمیانی شب موضع لاٹھیانوالہ ایک جماعتی کام کے سلسلہ میں بس سے اتر کر گاؤں کی طرف جا رہے تھے کہ تاریکی میں ان کا پاؤں ایک گڑھے میں پھسل کر جا پڑا جس سے ان کی دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ایک ٹرک والے نے انہیں فیصل آباد ہسپتال پہنچایا۔ محترم ڈاکٹر ولی محمد صاحب نے اسی وقت ایکسرے کے بعد پلستر چڑھا دیا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور جوڑ صحیح لگ جائے اور سقم باقی نہ رہے اور بکلی صحت یاب ہو کر مولوی صاحب موصوف اپنے مفوضہ فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دے سکیں

(نور الحق انور سابق مبلغ مشرقی افریقہ و انگلینڈ)

ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ کی خلاف ورزی ہو رہی ہے بعض مالکان مکانات و دکانات بغیر پیشگی اجازت نظارت امور عامہ اپنے مکان و دکانیں کرایہ کو دیتے ہیں جس سے بعد میں مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں

ان سب مالکان کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ براہ مہربانی آئندہ اس بارہ احتیاط فرمائیں۔

(نظارت امور عامہ)

احباب سے ضروری گذارش

کیا آپ نے اپنا لازمی چندہ (چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیا ہے؟

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منقولات

نوبل انعام کی اسّی سالہ تاریخ میں

پہلے مسلمان سائنسدان کا اعزاز

کویت میں شمسی توانائی پر بین الاقوامی سیمینار

(سید شفقت حسین امروز لاہور ۳۰ مارچ ۱۹۸۱ء)

"گذشتہ روز شیراٹون ہوٹل میں شمسی توانائی کے موضوع پر پانچ روزہ سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں دنیا بھر کے ڈیڑھ سو سے زائد سائنسدانوں نے شرکت کی اور اس شعبہ میں آج تک ہونیوالی تحقیقات پر اظہار خیال کیا۔ اس سیمینار کا افتتاح کویت کے نئے وزیر تعلیم ڈاکٹر یعقوب یوسف الغنیم نے کیا اور اپنی مختصر تقریر میں مسلمان سائنسدانوں کو عصر حاضرہ کے تقاضے پورے کرنے کی تلقین کی۔

سیمینار میں نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام بھی شریک ہوئے یاد رہے کہ نوبل انعام کی اسّی سالہ تاریخ کے دوران پہلی مرتبہ ایک مسلمان سائنسدان کو یہ اعزاز دیا گیا ہے جبکہ اس عرصہ کے دوران یہودیوں کو تین سو انعامات دیئے گئے۔ ریڈیو کویت اردو سروس کے چیف اناؤنسر سمیع فاروقی کو انٹرویو دیتے ہوئے ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنی نجی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور ملک و قوم کیلئے سرانجام دی جانیوالی خدمات کی تفاصیل بیان کرنے کے علاوہ اپنے شعبہ فزکس کے میدان میں تیس سال کے تجربات و مشاہدات بتائے۔ انہوں نے امیر کویت سمیت متعدد اعلیٰ حکام سے تبادلہ خیال کیا اور پاکستانی سفیر مسٹر مہدی مسعود، وزیر برائے امور کابینہ عبدالعزیز حسین اور کویت یونیورسٹی کے چانسلر کی جانب سے اپنے اعزاز میں منعقدہ تقاریب میں شرکت کی۔ پاکستانی سفیر کی ضیافت میں تیرہ اسلامی و یورپی دوست ممالک کے سفیر، کابینہ کے اراکین اور دنیا بھر کے چوٹی کے بعض سائنسدان بھی شریک ہوئے اور مایۂ ناز پاکستانی سائنسدان کو نذرانہ عقیدت پیش کیا۔

راقم الحروف کے ساتھ ایک طویل خصوصی ملاقات میں ڈاکٹر عبدالسلام نے بتایا کہ کویت میں "عرب دنیا میں ذہانت کی تخلیق کے موضوع پر موجودہ سیمینار اقوام متحدہ کی یونیورسٹی (ٹوکیو) کے زیر اہتمام ہو رہا ہے اور میں اس میں بطور مسلمان سائنسدان شرکت کر رہا ہوں انہوں نے کہا کہ میں مسلمانوں کے درمیان نسلی تفریق کا قائل نہیں ہوں۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام نے یاد دلایا کہ اسلام کا ایک بہت بڑا حصہ دو چیزوں پر مشتمل ہے یعنی تفکر اور تسخیر جن سے مراد سائنس و ٹیکنالوجی ہے۔ اور میرے نزدیک مسلمان صحیح معنوں میں اس وقت تک مسلمان نہیں ہے۔ جب تک وہ سائنس پر عبور حاصل کرنے کی بھرپور کوشش نہ کرے اس لئے قرآنی تعلیمات کے مطابق سائنس کی تعلیم حاصل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے

ڈاکٹر عبدالسلام نے بتایا کہ ان کے نزدیک مذہب سے سائنس کے ذریعے امداد طلب کرنا اس کی توہین ہے کیونکہ سائنسی نظریات بدلتے رہتے ہیں۔ اس لئے یہ ممکن نہیں کہ سائنسی نظریات کے ذریعے مذہب کی جانب راغب ہوا جا سکے انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو سائنس پر دسترس حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے اور یہ بات مدنظر رکھنی چاہیے کہ ایتھنز جیسی چھوٹی سی ریاست نے ارسطو، افلاطون اور اقلیدس جیسے باکمال ذہین افراد تیار کئے۔ ایک عرب حکمران ہارون الرشید نے بغداد (عراق) میں بیت الحکمت قائم کرنے کی سعی کی۔ اس دور میں بھی یہ مسئلہ پیدا ہوا ہوگا کہ اسے چلانے کے لئے مسلمان ماہرین کہاں سے آئیں گے مگر اس نے روم اور دیگر ملکوں کی مدد سے ایک ایسی نسل تیار کرنے کا عزم کیا جو مستقبل میں علوم و فنون میں نام پیدا کر سکے ان حقائق کی روشنی میں ہمیں اس امر پر غور کرنا چاہیے کہ اگر ایتھنز و بغداد یہ کام کر سکتے ہیں تو ہماری راہ میں کیا رکاوٹ ہے؟

پروفیسر عبدالسلام نے اس خیال سے اتفاق نہیں کیا کہ یہودی نسبتاً زیادہ ذہین ہوتے ہیں انہوں نے کہا کہ دراصل یہودی قوم سائنس کی اہمیت سے واقف ہے اور وہ اس پر زبردست توجہ دیتے ہیں اور بیشتر یہودی والدین کی سب سے بڑی تمنا یہ ہوتی ہے کہ ان کی اولاد سائنسی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے تمام شعبوں میں بلند مراتب حاصل کر لئے ہیں انہوں نے انکشاف کیا کہ سائنسی میدان میں زیادہ تر کوشش روس سے ترک وطن کر کے اسرائیل میں آباد ہونے والے یہودی کر رہے ہیں جس سے مسلمانوں کو چوکنا ہونا چاہیئے اور سائنس سمیت ان تمام پیشہ وارانہ شعبوں پر خاص توجہ دینی چاہیئے جو رائے عامہ کو متاثر کر سکتے ہیں۔ یا جن کی بدولت قومی وقار میں اضافہ ہو سکتا ہے

ڈاکٹر عبدالسلام نے اس امر پر انتہائی دکھ کا اظہار کیا کہ پاکستان ابھی تک سائنسی ترقی کے میدان میں بہت پیچھے ہے۔ اور سابقہ نسلوں کے برعکس موجودہ نئی نسل سائنسی علوم میں دلچسپی نہیں لے رہی انہوں نے اعداد و شمار کے حوالے سے وضاحت کی کہ پنجاب یونیورسٹی میں ۱۹۷۴ء سے ۱۹۷۷ء میں سائنس کے پندرہ سو گریجویٹ فارغ التحصیل ہوئے جب کہ سابقہ برس بی ایس سی کی ڈگری حاصل کرنے والوں کی تعداد صرف پانچ سو تک رہ گئی ہے۔ اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اگر یونیورسٹی کی سطح کے سو سائنسدان ہوں تو امید کی جا سکتی ہے کہ ان میں سے دو تین اعلیٰ مقام حاصل کر لیں گے۔

انہوں نے کویت میں مقیم پاکستانیوں پر زور دیا کہ وہ اس بات کے منتظر نہ رہیں کہ انہیں کوئی بیرونی امداد حاصل ہوگی تب وہ سائنس کی ترقی پر اپنی توجہ مبذول کریں گے۔

پروفیسر عبدالسلام نے پاکستانیوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے بچوں کی سائنسی تعلیم پر خاص توجہ دیں اور پاکستان کے مختلف سکولوں اور کالجوں میں زیر تعلیم سائنس کے طلباء و طالبات کی امداد کریں انہوں نے بتایا کہ میں نے نوبل انعام میں سے کچھ رقم سائنسی تعلیم حاصل کرنے والے ہموطن طالبعلموں کے لئے مخصوص کر دی ہے اور اپنے آبائی علاقہ جھنگ میں سائنس کے پچاس سے زائد طالبعلموں کو سالانہ وظائف بھی ادا کرتا ہوں۔ تاکہ پاکستان سائنس کے شعبہ میں لاثانی مقام حاصل کر سکے۔

انٹرویو کے دوران ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنے دورہ بھارت کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ وہاں پر سائنسی ترقی کے لئے ٹھوس بنیادوں پر کام کیا جا رہا ہے۔ حکومت پاکستان کو بھی اپنی ذمہ داریوں کا بروقت احساس کرنا چاہیئے۔ اور سالانہ قومی بجٹ میں سائنس کی ترقی کے لئے کم از کم ایک فیصد رقم ضرور مختص کی جائے انہوں نے مزید کہا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کو خوشحالی اور دفاعی تقاضوں کی تکمیل کے لئے ایٹمی صلاحیت حاصل کرنے کا اختیار حاصل ہے اور اس میدان میں پیش رفت جاری رہنی چاہیئے"

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کے والدین کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور بعض گھریلو پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔

۲۔ خاکسار کی اہلیہ اور بچے ان دنوں بیمار ہیں اور خاکسار خود بھی بیمار رہتا ہے اور بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔

احباب دعا فرمادیں کہ خداوند کریم میرے والدین کو صحت کامل و عمر دراز سے نوازے اور میری بیوی اور بچوں نیز مجھے بھی صحت عطا فرمائے اور پریشانیوں کو اپنے فضل سے دور فرمائے۔ آمین۔

(محمد انور خوشنویس الفضل)

روزہ ڈھال ہے (حدیث نبوی)

صدر مجلس خدام الاحمدیہ محترم محمود احمد صاحب کا پیغام

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس ۲۴ اپریل تا ۷ مئی ۱۹۸۱ء ربوہ میں منعقد ہوگی۔ حضور ایدہ اللہ کا ارشاد ہے کہ

"بلا استثناء تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی اس کلاس میں لازمی ہے"

امراء کرام، صدر صاحبان، مربیان کرام، معلمین کرام، نائبین مقامی اضلاع و علاقہ سے گذارش ہے کہ حضور کے اس ارشاد کو پورا کرنے کے لئے ہر مجلس سے نمائندہ بھجوائیں۔ نیز کلاس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس ٹورنامنٹ

(۲)

دوسرا دن ۳۱ مارچ ۱۹۸۱ء

مورخہ ۳۱ مارچ کو کھیلوں کے پروگرام کا آغاز ساڑھے آٹھ بجے تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ جو محترمہ امۃ الکریم احمد صاحبہ ربوہ نے کی۔ بعد ازاں مارچ پاسٹ ہوئی۔ اور نو بجے فائنل مقابلے شروع ہوئے۔ سب سے پہلے پچاس میٹر کی دوڑ شروع ہوئی اور سیمی فائنل کی منتخب لڑکیوں نے اس میں حصہ لیا۔ منصفات کے فیصلہ کے مطابق نتیجہ یہ رہا۔

اوّل :- شمیم افضل ربوہ دوم :- نبیلہ بشیر ربوہ
سوم :- رضیہ عنبرہ ربوہ

سوا نو بجے الٹی دوڑ شروع ہوئی جس میں منصفات کے فیصلہ کے مطابق

اوّل :- شمیم نذیر ربوہ دوم :- افشاں شیریں راولپنڈی
سوم :- امۃ الآخر ربوہ

نو بجکر ۲۵ منٹ پر چائی ریس ہوئی جو فیصلہ کے مطابق نتیجہ کچھ یوں رہا۔

اوّل :- زاہدہ خانم ربوہ دوم :- عاصمہ ممتاز سانگلہ ہل
سوم :- منصورہ ربوہ

اس کے بعد ۹ بجکر ۳۷ منٹ پر تین ٹانگوں کی دوڑ ہوئی۔ اس میں بھی سیمی فائنل کی منتخب لڑکیوں نے حصہ لیا۔ منصفات کے فیصلہ کے مطابق

اوّل :- ناصرہ بشریٰ، رضیہ عنبرہ ربوہ۔ دوم :- مبارکہ، امۃ الآخر ربوہ اور سوم آصفہ فاروقی، شمیم نذیر ربوہ رہیں۔ ۹ بجکر پچاس منٹ پر بوری ریس شروع ہوئی جس میں اوّل بشریٰ سیدہ ربوہ دوم قیصرہ پروین فیصل آباد اور سوم شمیم بھٹی ربوہ آئیں۔ دس بجکر ۱۵ منٹ پر سو میٹر دوڑ ہوئی۔ منصفات کے فیصلہ کے مطابق نتیجہ یہ تھا اوّل نبیلہ بشیر ربوہ اور

دوم: وسیم بشریٰ راولپنڈی

اور سوم :- شمسہ ہاشمی لاہور

ساڑھے دس بجے رسہ کشی ہوئی۔ یہ رسہ کشی دفتر لجنہ مرکزیہ کی کارکنات اور مجلس عاملہ لجنہ مرکزیہ کی عہدیداران کے درمیان ہوئی۔ جونہی رسہ کشی کے مقابلہ کا اعلان ہوا اور مجلس عاملہ کی سیکرٹریاں اور کارکنات دفتر لجنہ مرکزیہ حضرت سیدہ صدر صاحبہ دام ظلہا کی قیادت میں میدان میں آئیں تو ہر طرف سے تالیوں کا شور بلند ہوا اور یہ مقابلہ شروع ہوا۔ آخر کار مجلس عاملہ لجنہ مرکزیہ کی سیکرٹریاں نے رسہ کھینچ کر یہ مقابلہ جیت لیا۔ اس مقابلہ میں مجلس عاملہ کی مندرجہ ذیل سیکرٹریاں نے حصہ لیا۔

محترمہ صفیہ عزیز صاحبہ، محترمہ وسیمہ صاحبہ، محترمہ رضیہ درد صاحبہ محترمہ امۃ الرشید سیال صاحبہ، محترمہ ثریا خانم صاحبہ، محترمہ نبیلہ صاحبہ محترمہ شاہین روحی صاحبہ، محترمہ امۃ الباسط صاحبہ، محترمہ امۃ المنان قمر صاحبہ محترمہ مقدسیہ ناہید صاحبہ اور خاکسار ثریا خانم

گیارہ بجے رک دوڑ کا دلچسپ مقابلہ شروع ہوا۔ یہ مقابلہ بہت سخت تھا اور مختلف مشکل مراحل میں سے گزرنا تھا۔ بالآخر منصفات کے فیصلہ کے مطابق نتیجہ یہ رہا۔

اوّل :- ناصرہ صاحبہ ربوہ دوم :- سیدہ فیصل آباد
اور سوم :- امۃ النصیر عابدہ "

بعد ازاں میوزیکل چیئرز کا مقابلہ ہوا۔ جس میں مہمان خواتین نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ میں محترمہ نصرت داؤد نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔ گیارہ بجکر ۲۵ منٹ پر لمبی چھلانگ کا فائنل مقابلہ شروع ہوا۔ جس میں منصفات کے فیصلہ کے مطابق نتیجہ یہ رہا۔

اوّل :- شمیم افضل ربوہ (۱۳ فٹ)
دوم :- افشاں شیریں راولپنڈی (۱۲ فٹ ۲½ انچ)
سوم :- ناصرہ ممتاز ربوہ (۱۲ فٹ ۲ انچ)

اسی دوران ۲ بجے تک بیڈمنٹن ڈبل فائنل کا مقابلہ ہوتا رہا۔ جس میں روبینہ کریم لاہور، ثمینہ کریم لاہور رنرز، ساجدہ طاہر، راشدہ درک ربوہ رنرز تھیں۔

سوا تین بجے بیڈمنٹن سنگل کا فائنل مقابلہ شروع ہوا۔ جس میں روبینہ کریم رنر، ثمینہ کریم رنر تھیں

بعد ازاں ٹیبل ٹینس ڈبل اور سنگل کے مقابلے ہوئے فیصلہ کے مطابق ٹیبل ٹینس ڈبل میں

ثمینہ کریم لاہور، روبینہ کریم لاہور رنرز
شمسہ ہاشمی " فوزیہ باجوہ " رنرز تھیں۔

ٹیبل ٹینس سنگل میں

ثمینہ کریم لاہور رنر، شمسہ ہاشمی لاہور رنر تھیں۔

ساڑھے چار بجے والی بال فائنل کا مقابلہ ہوا۔ جس میں فضل عمر کلب ربوہ رنر اور عائشہ کلب ربوہ رنرز تھیں۔

۵ بجکر ۴۵ منٹ پر فٹ بال کا فائنل مقابلہ شروع ہوا۔ وقت کی کمی کے باعث یہ مقابلہ بغیر ہار جیت کے ختم ہوا۔ لہذا دونوں ٹیموں کو ہی انعام کا حقدار بنایا گیا۔

یاد رہے کہ تمام کارروائی میں کمنٹری کے فرائض محترمہ رضیہ درد صاحبہ ایم۔ اے نے سرانجام دیئے۔

سوا چھ بجے شام تقسیم انعامات کی کارروائی شروع ہوئی اور حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے پوزیشن حاصل کرنے والی لڑکیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔

محترمہ شمیم افضل صاحبہ کو سال رواں کی Best Athlete قرار دیئے جانے پر ٹرافی کی حقدار ہوئیں۔ مجموعی طور پر بھی ربوہ اوّل رہا۔ محترمہ مس رخسانہ صاحبہ اور محترمہ مسز زینب حسن صاحبہ کو خصوصی انعامات دیئے گئے۔ اس کے علاوہ بہترین جھنڈے کا انعام لجنہ فیصل آباد نے حاصل کیا۔ جب کہ لاہور اور راولپنڈی علی الترتیب دوم اور سوم رہے۔ بیڈمنٹن سنگل و ڈبل اور ٹیبل ٹینس سنگل و ڈبل کی ٹرافیاں لجنہ لاہور اور والی بال کی ٹرافی لجنہ ربوہ نے حاصل کی اور یہ ٹرافیاں لجنہ راولپنڈی، لجنہ فیصل آباد، لجنہ کراچی، لجنہ گوجرانوالہ اور لجنہ سیالکوٹ نے لجنہ مرکزیہ کو بنا کر دیں۔

آخر ساڑھے چھ بجے یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی اور تقریب کے اختتام پر مہمان خواتین۔ کھلاڑی لڑکیوں اور مجلس عاملہ مرکزیہ کی عہدیداران کے علاوہ معزز خواتین کو ریفرشمنٹ دی گئی۔ جس کے بعد تمام کھلاڑیوں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اس طرح آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس کی پہلی تقریب بخیر و خوبی اختتام کو پہنچی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(ثریا خانم ایم۔ اے)

پتہ درکار ہے

مکرم محمد عبداللہ صاحب پاشا وصیت نمبر ۶۴۹۸ مالاباری حیدر آباد دکن نے مورخہ ۳-۲-۲۱ کو بحق صدر انجمن احمدیہ اپنی ماہوار آمد پر وصیت کی تھی۔ مکرم محمد عبداللہ صاحب پاشا کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دی جاوے۔ کیونکہ وصیت کے بارے میں خط و کتابت کرنی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

میری اہلیہ سیدہ سعیدہ بیگم صاحبہ ۱۸ مارچ ۱۹۸۱ء کو سوا دو بجے شب ہائی بلڈ پریشر وفات پاگئی ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ موصیہ تھیں۔ جنازہ ۱۹ مارچ کو ربوہ لیجایا گیا۔ ۲۰ تاریخ کو بعد نماز جنازہ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ حکیم محمد عبدالصمد صاحب کی بہو۔ سید ارشد علی خاں صاحب و سید ارتضیٰ علی صاحب لکھنوی کی تھیں۔ مرحومہ نے اپنی یادگار ایک بیٹی اور ایک بیٹا چھوڑے ہیں۔ احباب کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز ان دونوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(عبدالواحد صدیقی نائم آباد۔ کراچی)

محترم ڈپٹی فقیر اللہ صاحب مرحوم انسپکٹر آف سکولز کی صاحبزادی محترمہ ... جہاں بیگم صاحبہ بقضاء الٰہی بعمر ۴۴ سال کراچی میں ۳۱/۳/۸۱ کو رحلت فرما

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ موصیہ تھیں ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ مسجد مبارک میں پڑھایا اور بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں ہمراہ احباب دعا کرائی۔ خدا مرحومہ کو بلند درجات اور اعزاء کو صبر جمیل عطا کرے آمین

(ملک محمد صفی اللہ خان لیبارٹری انچارج کراچی کینٹ)

عزیزہ انیسہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم زوجہ مکرم عزیز احمد صاحب ۲۰ مارچ ۱۹۸۱ء بروز جمعۃ المبارک ایلنگ (لندن) میں فوت ہوئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مارچ کو ساڑھے ۱۱ بجے میں اسکی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اور اس سے ... جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز براستہ فیصل آباد ربوہ پہنچ گیا۔ جہاں حضور ایدہ اللہ ... ۲۱ مارچ کو ازراہ شفقت بعد نماز فجر مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال نے دعا کرائی۔ مرحومہ امسال جلسہ سالانہ میں شمولیت اور عزیزہ قادیہ سے ملاقات کے ... فروری کو واپس لندن گئی ہیں اور واپسی کے ۵ ہفتے بعد ۲۹ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔ مرحومہ نے دو کم سن بچے مبارکہ اور محمود بعمر ساڑھے چار اور دو سال اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے اور ... کی بیمار اور ضعیف والدہ و دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

(مرزا احمد خالد ۱۹/۲ ہاول شیر روڈ مزنگ لاہور)

... کی مٹی کھانے کی عادت
... کرنے والی خوش ذائقہ ٹیبلٹس بے بی ٹانک
(BABY TON) کا ہر شیشی -/۶ روپے ہے۔
لٹریچر مفت حاصل کریں
... ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
... کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار۔ ربوہ۔ فون نمبر ۶۰۷/۶۰۶

اخانہ حکیم نظام جان
ادویات
... کا جلاب :: نظام چونڈی
... چورن :: نظام تبخیر
... التوار احمد جان گوجرانوالہ
... ۳۹۹۷۔ پوسٹ بکس ۲۲۲

نرسری اور جماعت اول تا چہارم
داخلے جاری ہیں۔ تفصیلات کیلئے
خود ملئے یا بذریعہ خط رابطہ قائم کیجئے
-- پرنسپل --
سپلینڈر ماڈل اسکول مزنگ چھاؤنی

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد محترم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب عرصہ تین ماہ سے بیمار ہیں۔ اور ضعیف العمر ہیں۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مقبول احمد خالد زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم جنوبی۔ ربوہ)

۲۔ میری اہلیہ صاحبہ ناصرہ بیگم نائب صدر لجنہ اماء اللہ کراچی گزشتہ ایک ماہ سے شوگر کی زیادتی اور چکروں کی تکلیف اور بخار وغیرہ سے علیل ہیں۔ میری صحت بھی خراب رہتی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ شافی مطلق اپنے فضل و کرم سے ہم دونوں کو صحت کاملہ و عاجلہ بخش کر تا حیات مقبول خدمت دین کی توفیق بخشے آمین۔

(مسعود احمد خورشید کراچی)

۳۔ محترم ملک ممتاز احمد صاحب ولد محترم میجر (ریٹائرڈ) ملک حبیب اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ دوالمیال ضلع جہلم جو سلسلہ کے مخلص خادم ہیں۔ آج کل دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالرزاق آف منگلا مربی سلسلہ احمدیہ دوالمیال ضلع جہلم)

۴۔ مکرم محمد اجمل صاحب ابن محترم میجر محمد صادق صاحب مرحوم کو کار کے ایک حادثہ میں سر میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت خصوصاً بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل صحت یابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(فیاض احمد چوہدری۔ فے موٹرز۔ کراچی)

۵۔ میرے والد محترم ملک فضل دین صاحب دیرینہ کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ بعارضہ پیچش بیمار ہیں۔ ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ کمزوری دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۶۔ میرے خالو اور خالہ فتح شیر خان و مریم صدیقہ صاحبہ آف جہلم کافی لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ بیماری کی وجہ سے محنت مزدوری بھی نہیں کر سکتے اس لئے بے حد پریشان ہیں احباب جماعت سے ان کی جلد از جلد صحت یابی اور درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

شمس الدین۔ لاہور

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ولی الرحمٰن منوری صاحب نائب مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو مورخہ ۲۶/۳/۸۱ کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام "عالیہ" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود حکیم حفیظ الرحمٰن منوری صاحب کی پوتی اور محمد احسان الٰہی صاحب جنرل امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ نومولود خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہو۔ آمین"

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

مکرم نصیر احمد شاہد مربی ولد مکرم محمد اسماعیل صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ امۃ الجلیل صاحبہ بنت غلام محمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ بمبلغ -/۵۰۰۰ روپے مہر پر مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے ۱۸/۳ کو بعد نماز عصر مسجد ناصر میں پڑھا

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور احمدیت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

(مقصود احمد قمر)
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مجلس مشاورت ۔ بقیہ صفحہ اول)

نے ایجنڈا کی تجویز ۵ پر میزانیہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بابت سال ۱۳۶۰ ہش کے متعلق سب کمیٹی میزانیہ صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ آپ نے پہلے سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کی رپورٹ کا خلاصہ بیان فرمایا اور فرمایا موجودہ مہنگائی کے مدنظر سٹینڈنگ فنانس کمیٹی نے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید انجمن احمدیہ کے کارکن کے موجودہ گریڈوں کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ سفارش کی تھی کہ یکم جولائی ۱۹۸۱ء سے

۱۔ مہنگائی الاؤنس ۳۵ روپے موجودہ گریڈ میں ضم کر دیا جائے۔

۲۔ موجودہ تنخواہ بمعہ مہنگائی الاؤنس (۳۵ روپے) میں بیس فیصد اضافہ کر کے نئے گریڈ بنائے جائیں۔

۳۔ سالانہ ترقی میں بھی تقریباً بیس فیصد اضافہ کیا جائے۔ (ان اصولوں کے مطابق نئے گریڈ بھی تجویز کئے گئے)

۴۔ جو کارکن ہسپتال، دارالضیافت یا ایسے دوسرے ادارے جہاں مہنگائی الاؤنس ۱۱۰ روپے ماہوار یا اس سے زیادہ ملتا ہے کام کرتے ہیں۔ ان کے مہنگائی الاؤنس میں سے ۳۵ روپے کم ہو جائیں گے

۵۔ پنشنروں کا موجودہ مہنگائی الاؤنس دس روپے پنشن میں مدغم کر دیا جائے اور مزید ۳۰ روپے ماہوار پنشن میں اضافہ کیا جائے۔

۶۔ جو پسماندگان گزارہ الاؤنس لے رہے ہیں ان کے الاؤنس میں بھی ۳۰ روپے ماہوار اضافہ کیا جائے۔

۷۔ گندم اور موسم سرما کی امداد حسب سابق رہے گی۔

ان سفارشات کی روشنی میں صدر انجمن احمدیہ کے اخراجات خالص کے بجٹ عملہ میں ۵،۱۰،۰۰۰ روپے کا اضافہ ہوگا۔ اس قدر رقم ریزرو برائے غیر معمولی اخراجات میں منتقل کئے جانے کی سفارش ہے۔ باقی ریزرو ۷،۱۸،۲۶۹ روپے رہ جائے گا۔

صیغہ جات امانت کے بجٹ عملہ میں بارہ ہزار روپے کا اضافہ ہوگا جس کے لئے اخراجات میں رکھی گئی مد ریزرو سے رقم منتقل کئے جانے کی سفارش ہے۔

مشروط مد عملہ میں ۹۰۰/- روپے کا اضافہ ہوگا اور اسی قدر آمد میں بھی اضافہ ہوگا

اس کے بعد محترم مرزا عبدالحق صاحب نے فرمایا سب کمیٹی میزانیہ صدر انجمن احمدیہ کے سامنے ۲۱،۰۳۹ و ۲۸ روپے کے آمد و خرچ پر مشتمل بجٹ پیش کیا گیا جو گذشتہ سال کے بجٹ پر دس فیصد اضافہ کے ساتھ تجویز کیا گیا ہے۔ اور اس طرح اس سے ۸۹،۸۹۷ روپے زیادہ کا ہے۔

نیز جلسہ سالانہ کا مجوزہ بجٹ اس کی شرح کو مدنظر رکھتے ہوئے مجموعی بجٹ چندہ عام و حصہ آمد کے مطابق ہے۔ اخراجات میں صرف ناگزیر اضافے کئے گئے ہیں۔

سب کمیٹی نے مندرجہ ذیل سفارشات کے ساتھ اس میزانیہ کو منظور کر لینے کی سفارش کی۔

۱۔ سٹینڈنگ فنانس کمیٹی نے کارکنان کے گریڈوں میں یکم جولائی ۱۹۸۱ء سے بیس فیصد اضافہ کی جو تجویز پیش کی ہے، اس سے سب کمیٹی کی اکثریت کو اتفاق ہے۔

۲۔ اس سال بجٹ کی کاپی ممبران کو شوریٰ سے پہلے مہیا نہیں کی گئی جس کی وجہ سے وہ اس پر غور نہ کر سکے۔ آئندہ کے لئے تجویز کی جاتی ہے کہ بجٹ شوریٰ سے کم از کم پندرہ دن پہلے چھپ جانا چاہیئے۔ اور ناظر صاحب بیت المال خرچ کی طرف سے امراء کو خط جانا چاہیئے کہ بجٹ چھپ چکا ہے۔ اگر منگوانا چاہیں تو آدمی بھیج کر منگوا لیں۔

۳۔ سب کمیٹی اخراجات کی رقم بمبلغ ۲۴،۴۹،۰۰۰ روپے کو بھی منظور کر لینے کی سفارش کی جاتی ہے۔

۴۔ چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال کی ایک چٹھی ہسپتال کے عملہ کے مجوزہ گریڈوں سے متعلق کمیٹی میں پیش کی گئی۔ کمیٹی کے نزدیک اس چٹھی میں بیان کردہ باتوں میں سے بعض وضاحت طلب ہیں۔ اس لئے سٹینڈنگ فنانس کمیٹی ان امور پر دوبارہ غور کر کے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں رپورٹ کرے۔

ارشاد حضور:۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے سارے آمد و خرچ کا گوشوارہ تیار کر کے پیش کیا جائے یعنی یہ بتایا جائے کہ ہسپتال کو صدر انجمن احمدیہ سے فیسوں کے ذریعہ عطایا اور دوسرے ذرائع سے کیا آمد ہوئی اور اس کے مقابل کیا خرچ ہوا۔ جب یہ ساری تفاصیل سامنے آجائیں گی تو پھر میں دیکھ لوں گا کہ کیا کرنا ہے۔

عمومی اور تفصیلی بحث

اس کے بعد محترم چوہدری احمد مختار صاحب کی دعوت پر مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب لاہور، مکرم منور شمیم صاحب خالد ربوہ اور ملک محمد شریف صاحب راولپنڈی نے عمومی بحث میں اور اس کے بعد مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب لاہور، مکرم مرزا نثار احمد صاحب سرگودھا مکرم لئیق احمد صاحب فیصل آباد، مکرم محمد رشید صاحب ارشد نوشہرہ چھاؤنی اور مکرم ملک محمود احمد صاحب راولپنڈی نے تفصیلی بحث میں حصہ لیا۔

تفصیلی بحث کے دوران مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب تقریر کر رہے تھے کہ حضور چند منٹ کے لئے ہال سے باہر تشریف لے گئے۔ اور حضور کے ارشاد کی تعمیل میں محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ فیصل آباد نے شوریٰ کی کارروائی جاری رکھی۔ تفصیلی بحث ابھی ختم ہی ہوئی تھی کہ حضور واپس تشریف لے آئے اور کرسیٔ صدارت پر جلوہ افروز ہونے کے بعد حضور نے فرمایا۔ جو دوست سب کمیٹی میزانیہ صدر انجمن احمدیہ کی سفارشات کے حق میں اپنا ووٹ دینا چاہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں سب نمائندگان نے کھڑے ہو کر بالاتفاق ان سفارشات کے حق میں اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔ اور حضور نے فرمایا

منظور ہے

سب کمیٹی میزانیہ صدر انجمن احمدیہ کی کارروائی ختم ہو جانے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سوا بارہ بجے کے بعد دوپہر کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے اس اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔ سلطان احمد پیر کوٹی

(باقی)

دعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ حمید النساء خانم بنت عبدالرشید خان صاحب مرحوم آف بنارس (یوپی انڈیا) ۳۱ مارچ ۱۹۸۱ء اور یکم اپریل کی درمیانی شب بوقت ۱½ بجے کراچی میں بعمر ۶۵ سال انتقال فرما گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

جنازہ ۲ اپریل بذریعہ جہاز ایکسپریس ۹ بجے شب ربوہ پہنچا۔ ۳ اپریل کو نماز فجر کے بعد مسجد مبارک کے احاطہ میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اور بہشتی مقبرہ قطعہ ۳۴ میں سپرد خاک کر دی گئیں۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی سختی سے پابند، نیک، صالح، جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ ہر کس و ناکس کے ساتھ محبت اور ہمدردی کا سلوک کرنے والی تھیں۔ دلی میں اور اس کے بعد کراچی میں بھی سلسلہ اور جماعت کے احباب کی خاطر تواضع میں دلی خوشی محسوس کرتی تھیں

خاکسار ۱۹۵۵ء میں جب لنڈن کانفرنس میں شمولیت کے لئے گیا۔ تو اصرار کے ساتھ خاکسار کی معیت اختیار کی۔ دو ماہ لنڈن میں اپنی صاحبزادی طاہرہ بیگم زوجہ مرغوب احمد خان (ولد حضرت سر محمد حسن آسان صاحب دہلوی مرحوم) کے ہاں قیام کیا۔ اور اس کے بعد نیو جرسی امریکہ میں اپنی دوسری صاحبزادی راشدہ بیگم زوجہ امین الرحمٰن شیخ (ولد حضرت شیخ خلیل الرحمٰن صاحب مرحوم) کے ہاں دو ماہ ٹھہریں۔ واپسی پر حج بیت اللہ اور مدینہ منورہ کی زیارت کی سعادت عظیمہ سے مشرف ہوئیں۔

پانچ بیٹیوں اور تین بیٹوں کی شادی بیاہ کی خوشیاں دیکھیں۔ دلی خواہش تھی کہ اپنے سب سے چھوٹے بیٹے کی شادی بھی اپنے سامنے کر دیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا۔ خاندان حضرت اقدس، بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ بارگاہ ایزدی میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ اور اعلیٰ علیین میں اپنا قرب عطا فرمائے

عبدالمجید پریذیڈنٹ حلقہ مارٹن روڈ۔ کراچی)

اخبار الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

ضرورت اپرنٹس

اپرنٹس شپ سکیم کے تحت ہمیں اپرنٹسوں کی ضرورت ہے امیدوار کا میٹرک پاس ہونا لازمی ہے۔ اپنی درخواستیں جملہ کوائف کے ہمراہ درج ذیل پتہ پر بتاریخ ۲۰ اپریل سے پہلے پہلے بھجوائیں امیدوار کی عمر ۱۵ سال سے کم اور ۲۰ سال سے زیادہ نہ ہو۔

منیجر ماڈرن موٹرز لمیٹڈ ۲۰۔ فیروزپور روڈ لاہور